22322 ـ قیام اللیل اور درس کے وقت کی تحدید میں فرق

سوال

برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ اگر ہفتہ وار دینی درس دینے کا وقت مقرر کیا جائے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے، یا پھر کوئی علمی حلقہ لگایا جائے تو کیا یہ ممنوعہ بدعت شمار ہو گی، کیونکہ طلب علم عبادت ہے اور اس کے لیے یہ وقت محدد کیا جا رہا ہے، اسی کے تحت یہ بھی کہ آیا جب کچھ لوگ ہر ماہ کسی رات جمع ہو کر قیام اللیل کرنے پر متفق ہوں تو کیا یہ بدعت شمار ہو گا دلیل کے ساتھ واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مندرجہ بالا سوال شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

..... لیکچر یا حلقہ اور درس دینے کے لیے کسی دن کی تعیین کر لینا بدعت نہیں ہے جس سے روکا گیا ہو، بلکہ یہ مباح ہے بالکل اسی طرح جس طرح سکول اور مدرسہ میں فقہ یا تفسیر یا نحو وغیرہ کا پیریڈ مقرر کیا جاتا ہے.

بلاشك و شبہ شرعی علم حاصل کرنا عبادات میں شامل ہوتا ہے، لیکن مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لیے کوئی وقت اور دن مقرر کرنا صحیح ہے، اور یہ مصلحت کے تابع ہے، اور مصلحت اسی میں ہے کہ اس میں دن کی تعیین کر لی جائے تا کہ لوگ اضطراب کا شکار نہ ہوں.

اور پھر طلب علم وقتی عبادت نہیں بلکہ یہ مصلحت اور وقت اور فراغت کے تابع ہے، لیکن اگر طلب علم کے لیے کوئی دن اس اعتبار سے مقرر کر لیا جائے یہ اکیلا یہی دن طلب علم کے لیے مخصوص ہے اس کے علاوہ اور نہیں تو یہ بدعت ہو گی.

رہا یہ مسئلہ کہ کچھ لوگوں کا کسی معین رات میں اکھٹے ہو کر قیام اللیل کرنے پر متفق ہونا بدعت ہے؛ کیونکہ قیام اللیل کی جماعت مشروع نہیں، الا یہ کہ بعض اوقات اور بغیر کسی قصد کے ہو، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہوا تھا.